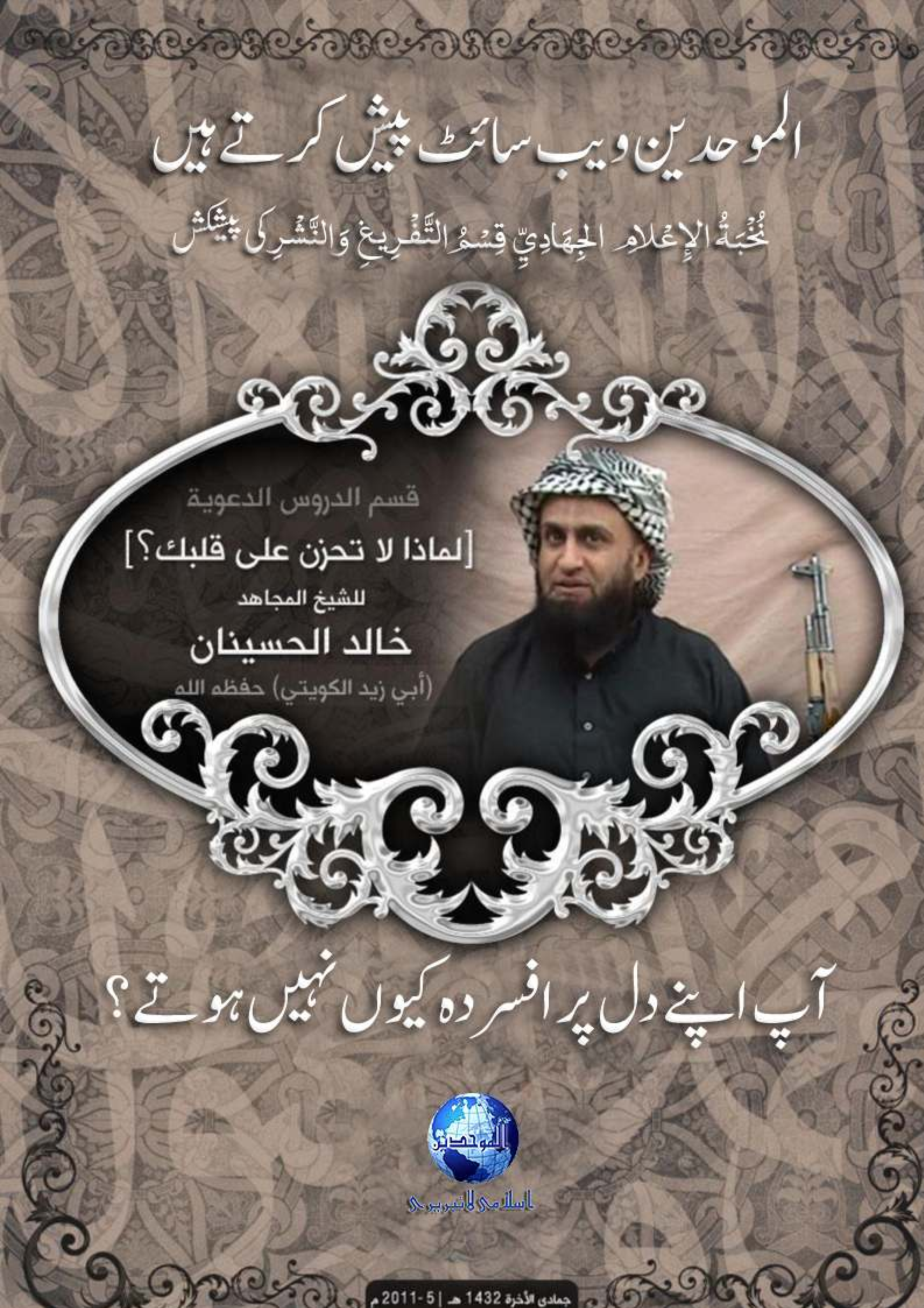

الموحدین ویب سائٹ پیش کرتے ہیں
نُخبةُ الإعلامِ الجِهادِيّ قِسمُ التَّفرِيغِ وَالنَّشرِ کی پیشکش
قسم الدروس الدعوية
[لماذا لا تحزن على قلبك؟]
للشيخ المجاهد
خالد الحسينان
(أبي زيد الكويتي) حفظه الله
آپ اپنے دل پر افسردہ کیوں نہیں ہوتے؟
الموحدين
اسلامی لائبریری
جمادي الآخرة 1432 هـ | 5-2011 م

الموحدین ویب سائٹ پیش کرتے ہیں

نُخبَۃُ الإعلامِ الجِهَادِيّ قِسمُ التَّفرِيغِ وَالنَّشرِ کی پیشکش

لماذا لاتحزن على قلبك

آپ اپنے دل پر افسردہ کیوں نہیں ہوتے ؟

للشيخ المجاهد/ خالد الحسينان (حفظه الله)

أبي زيد الكويتي

الصادر عن مؤسسة السحاب للإنتاج الإعلامي

قسم الدروس الدعوية

1432/6/2هـ

2011/5/4م



مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان
Website: http://www.muwahideen.co.nr
Email: salafi.man@live.com

اعوذباللہ من الشیطان الرجیم

﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ٥ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ٥﴾

"اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتے (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے" (ترجمہ فتح محمد خان جالندھری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفات اللہ ہی کے لیے (ثابت) ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لاشریک لہ ہے۔ اور محمد ﷺ اللہ کے بندہ اور رسول ہیں۔

امابعد۔

قابل احترام قارئین کرام!! ہمیں ایک اہم موضوع کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ ایک ایسا موضوع ہے کہ زندگی میں اس کے بارے میں ایک بار بات کرلینا کافی نہیں ۔ بلکہ سال میں ایک مرتبہ بھی کافی نہیں بلکہ مہینے، ہفتہ اور دن میں ایک مرتبہ بات کرنا کافی نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہر لمحہ ہر جگہ ہم اس موضوع کے محتاج ہیں۔

درحقیقت وہ موضوع دل ہے۔

یہ دل رب سبحانہ وتعالیٰ کی نوازش کا مقام ہے ۔ ذرا سوچیے کہ بیشک اللہ تعالیٰ ذوالجلال والاکرام تمہاری شکل، صورت، مرتبہ، اصل اور نسل کی طرف نہیں دیکھتا۔ بلکہ تمہارے دل کی طرف دیکھتا ہے کہ تمہارے دل

کے تعلقات اللہ کے ساتھ کیسے ہیں۔ کیا اس میں اخلاص، صدق، یقین، اللہ پر توکل اور اس کے ساتھ اچھا گمان ہے ؟؟؟

اور اسی لیے میں نے چاہا کہ یہ ملاقات قارئین کرام سے ہمارے دلوں کے محاسبہ اور اصلاح کے حوالے سے ہو۔ اور میں نے اس ملاقات کو " آپ اپنے دل پر افسردہ کیوں نہیں ہوتے " کا نام دیا ہے۔

دنیا کی ایک ادنیٰ سی خواہش پر ہم پریشان ہو جاتے ہیں۔ اور دنیا کے حقیر مال، عارضی منصب اور بے قیمت متاع وسامان پر ہم افسردہ ہو جاتے ہیں تو ہم اپنے دلوں کے لیے افسردہ کیوں نہیں ہوتے ؟

آپ میں سے کچھ ضرور یہ پوچھیں گے کہ دل کے بارے میں افسردہ ہونے سے آپ کی کیا مراد ہے ؟

دل کے بارے میں فکر مند ہونے سے میری مراد یہ ہے کہ انسان ذرا فکر کرے کہ اس کے دل میں حقیقت ایمان اخلاص، صدق مع اللہ اور حقیقت خوف و خشوع نہیں ہے ۔

ہم حقیقت تلاش کرتے ہیں، آپ ہر شئ کی حقیقت تلاش کریں فقط ظاہری صورت پر اکتفاء نہ کریں آپ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں تو رب عظیم کبیر سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے اپنے اس قیام کو محسوس کریں۔

لیکن میرے محترم دوستوں مشکل یہ ہے جیسا کہ میں نے کہا کہ ہم اپنے دلوں پر غمگین نہیں ہوتے۔

یہ بہت انوکھی اور اچھوتی بات ہے کہ اُم رابعہ شامیہ نامی ایک نیک عورت جس کا تذکرہ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے سیر اعلام النبلاء میں کیا ہے، اس نے عجیب بات کہی: کہ میں اپنے اس قول اَستغفر اللہ میں اخلاص کی کمی پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتی ہوں۔

غور کیجئے وہ اپنے نفس کا کتنا محاسبہ کرتی تھی یہاں تک کہ "استغفر اللہ" جیسی بات پر بھی ہم بھی "استغفر اللہ" کہتے ہیں لیکن کیا یہ بات ہمارے دلوں سے نکلتی ہے یا صرف زبان تک محدود ہے؟

ہم نے کہا "استغفر اللہ" بس یہ ہماری زبان سے نکل گیا، لیکن کیا یہ دل میں جاگزین حقیقت ہے کہ میں اَستغفر اللہ کہوں اور میرا دل تڑپ اٹھے اور اپنے گناہوں پر یارب سبحانہ وتعالی کے حق میں کوتاہی برتنے پر ملول ودلگیر ہوں۔

محترم دوستو! میں کہتا ہوں یہ عورت ام رابعہ کہتی ہے کہ میں اپنے قول اَستغفر اللہ کے اندر سچائی کی کمی پر بھی استغفار کرتی ہوں، دیکھئے کتنا گہرا محاسبہ ہے۔

احباب ذی وقار! اسی لیے ہمیں ہمیشہ اور بار بار اس دل کو یاددہانی کرواتے رہنا چاہئے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں، ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں لیکن کیا یہ کلمات دعا واقعی آپ کے دل سے نکلے ہیں؟ یعنی قلب صادق سے، اس دل سے جو اپنے رب سے حسن ظن رکھتا ہو یا بس ایسے ہی جیسے عام لوگ کرتے ہیں یا اکثر لوگ کرتے ہیں کہ دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد ہاتھ اٹھاتے ہیں یا اللہ مگر جوش نہیں ہوتی بلکہ بے دلی سے مانگے ہیں، اللہ تعالیٰ ایسے ٹال مٹول کرنے والے بندے کو پسند نہیں کرتا جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ سرد جذبات رکھتا ہو۔

ضروری ہے آپ کا دل آپکی زبان سے نکلنے والے دعائیہ کلمات سے مطابقت رکھتا ہو، آپ کا کہنا: اهدنا الصراط المستقيم کہ اے اللہ ہمیں سیدھا راستہ دکھا، یقیناً یہ دعا مانگنی چاہیے، لیکن اللہ تعالیٰ سے صراط مستقیم پر چلنے کی دعا تو مانگ لی، مگر آپ نے کبھی اسباب استقامت کو اختیار کیا ہے؟

ايّاك نعبد واياك نستعين "یعنی اے اللہ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ سے مدد مانگتے ہیں" صحیح ہے، لیکن کیا یہ بات واقعی آپ کے دل سے نکلی ہے یعنی اے اللہ تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں میں تیری

عبادت کرتا ہوں، تیرے غیر کی عبادت نہیں کرتا۔ اور تجھ سے مدد چاہتا ہوں تیرے سوا کسی سے مدد طلب نہیں کرتا؟

لہٰذا میرے دوستو! ہمارے لیے انتہائی ضروری ہے کہ ہم ہمیشہ اس دل کو یاددہانی کرواتے رہیں۔

چنانچہ ہمارے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنّ الله لا ينظُرُ إلى صُوَرِكم، ولكن ينظر إلى قلوبكم وإلى أعمالكم

اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔ پس اللہ آپ کا دل دیکھتا ہے۔

پیارے دوستو! ایک اور بات ہے جس سے ہم بہت زیادہ غفلت برتتے ہیں اور وہ باطنی امور میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانا ہے، باطنی عبادات سے میرا مطلب اَعمال قلب ہے، ہم ہمیشہ ظاہری اَعمال میں مسابقت کرتے ہیں ہم میں سے سب سے لمبی داڑھی کس کی ہے، زیادہ حافظہ کس کا ہے، فلاں فلاں چیز میں زیادہ فائق کون ہے، لیکن ہم نے کبھی اَعمال قلبیہ میں بھی رغبت و مسابقت کی ہے؟

کیا ہم نے کبھی اَعمال میں اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے کی کوشش کی ہے؟

مثلاً: آپ جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہوں تو کیا آپ کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ آپ سب سے زیادہ خشوع وخضوع کے ساتھ اللہ کے لیے نماز پڑھنے والے ہوں؟ کیوں کہ دلی کیفیت کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

کیا میرے دل میں اپنے بھائیوں سے آگے بڑھنے کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ میرے بھائیوں کے لیے میرے دل میں کینہ بغض وحسد نام کی کوئی چیز نہ ہو؟ یہ وہ چیزیں ہیں جن میں ہمیں ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ ان کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہوتا۔

لہٰذا ہمیشہ ضرورت مندرہنا ہے کہ آپ اپنے دل کا مراقبہ محاسبہ کریں جیسا کہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اعمال القلوب اعمال جوارح سے افضل ہیں یعنی اخلاص، سچائی، یقین، توکل، اور خشوع و خضوع جیسے دل کے اعمال اعضاء کے اعمال سے افضل ہیں اور غالبا ابن عباس رضی اللہ عنہ یا ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بھرپور توجہ کے ساتھ تکبیر اولیٰ سے سلام تک دل و جان اور خیال اور فکر و عمل اور جذبات و احساسات کے ساتھ دو رکعت پڑھ لینا پوری رات کے قیام سے بہتر ہے۔

پس معلوم ہوا کہ آپ کا دو رکعت اس طرح پڑھنا کہ آپ قلبًا و قالبًا عقلًا و فکرًا اور احساساً تکبیر اولیٰ سے آخری سلام تک اللہ کے سامنے حاضر ہوں اس آدمی کی سو رکعتوں سے افضل ہے جو ان صفات کا حامل نہ ہو، کیونکہ اللہ رب العزت کے ہاں اعمال کثرت نہیں بلکہ کیفیت کے اعتبار سے وزنی ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا﴾

"جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھے اعمال والا ہے" یہ نہیں فرمایا کہ تم میں کون زیادہ عمل کرتا ہے۔

فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اچھا عمل وہ ہے جو خالص اور صحیح ہو، یعنی عمل سے خالص اللہ کی رضا مطلوب ہو، لوگوں سے اپنی تعریف سننا، دنیوی غرض حاصل کرنا، اور لوگوں کے ہاں اپنا نام اور رتبہ بڑھانا مقصود نہ ہو بلکہ خالص اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر و ثواب کی نیت سے ہو، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے عین مطابق ہو۔

اس لیے ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے دعاؤں میں گڑگڑا کر التجا کریں، ہم میں ہر کوئی خود اپنے آپ سے پوچھے کہ وہ ایک دن اور رات میں کتنی مرتبہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ یا اللہ میرے دل کی اصلاح فرما۔

کیونکہ اگر دل کی اصلاح ہو جائے تو اعضاء بھی درست ہو گئے یہی وجہ ہے کہ عقائد کی کتنی ہی ایسی خرابیاں ہیں جن میں ہم واقع ہو چکے ہوتے ہیں لیکن ہمیں پتہ بھی نہیں چلتا۔

بسا اوقات انسان کا دھیان خالق کے بجائے مخلوق کی طرف چلا جاتا ہے، مخلوق کا ڈر اس پر اللہ کے ڈر سے بھی زیادہ سوار ہو جاتا ہے، وہ خالق کے بجائے مخلوق سے امیدیں وابستہ کرلیتا ہے، خالق کی نعمتوں کے بجائے مخلوق کی عارضی چیزوں پر یقین کر بیٹھا ہے۔

میں ایک مثال پیش کرتا ہوں کہ اگر دنیا کا کوئی بادشاہ یہ کہہ دے کہ جو میرے پاس رات کے دوسرے پہر یعنی نماز فجر سے دو یا تین گھنٹے پہلے، میرے محل میں آئے اور اپنی حاجت پیش کرے اور وہ کسی مشکل میں گرفتار ہو، اسے گھر چاہیئے، وظیفہ چاہیئے، گاڑی چاہیئے، ہم اس کی ہر مشکل کو حل کریں گے، تمام مسائل حل کریں گے، لیکن وہ اپنی حاجت کب پیش کرے گا۔۔؟ نماز فجر سے گھنٹہ دو گھنٹہ یا تین گھنٹہ پہلے جو وقت مقرر ہے۔

اس کے اس اعلان کے نتیجے میں آپ دیکھیں گے کہ لوگ خالق کے اختیارات سے زیادہ مخلوق کے اختیارات پر اعتماد کرتے ہیں وہ عشاء کی نماز کے بعد ہی لمبی لمبی قطاریں لگالیں گے، کیوں؟

میرے بھائی آپ سے کوئی بادشاہ یہ کہے کہ اخباروں اور ذرائع ابلاغ میں یہ اعلان کر دو جو شخص اس گھڑی میں اپنی حاجت پیش کرے گا تو وہ محروم نہیں ہو گا۔

اگر آپ کی بیوی نہیں تو ہم آپ کی شادی کریں گے، اگر آپ کے پاس گھر نہیں تو ہم آپ کو گھر دینگے تو ہم بادشاہ کے اعلان پر فوراً بھروسہ کرلیں گے۔

آپ دیکھ لو کہ لوگ اس پر بھروسہ کرتے ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ینزل إلی السماء الدّنیا کلّ لیلة

”اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں“۔

آپ سوچیں ہر رات، ہفتے میں ایک مرتبہ نہیں یا مہینے میں ایک مرتبہ نہیں۔ آپ غور کریں ہر رات رب عظیم وکبیر جس کے ہاتھ میں سارے خزانے ہیں جو اَرحم الراحمین، اکرم الاَکرمین اور سب سے بڑا سخی ہے آسمان دنیا پر رات کے تیسرے پہرے میں تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں ہے کوئی مغفرت چاہنے والا میں اس کی مغفرت کروں؟ ہے کوئی سوال کرنے والا کہ میں اس کا سوال پورا کروں؟ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟

اس کے باوجود آپ لوگوں کو کس حالت میں پاتے ہیں؟ گہری نیند میں یہ یقین کی کمزوری ہے۔

میرے عزیز دوستوں ہمارے ساتھ جو المیے ہیں ان میں سے ایک المیہ یقین کی کمزوری بھی ہے ہمارے پاس یقین کی قوت نہیں، اسی بے یقینی نے ہمیں ایسا غافل کر دیا کہ ہم انسان کو اللہ پر فوقیت دیتے ہیں انسان کے وعدوں کو اللہ کے وعدوں پر فوقیت دیتے ہیں یہ اس میں یقین کی کمی کی وجہ سے ہے اللہ کے علاوہ اور امور میں خلاف ورزی کرتا ہے۔ اس لیے میرے دوستو ہمیں اپنے دلوں کے بارے میں ہمیشہ غمگین رہنا چاہئے اپنے دل کے بارے میں فکر کرو کہ میرا دل ایسا کیوں ہے؟ میرے دل میں خشوع کیوں نہیں؟ جس خشوع کو اللہ تعالی محبوب رکھتے ہیں۔ میرے دل میں انکساری، احتیاج اور تضرّع الی اللہ کیوں نہیں؟

اس لیے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمارے قلوب کی اصلاح فرمائیں ہمارے رسول کی دعاؤں میں بھی اکثر یہ دعا ہوتی تھی:

یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینك یا مصرف القلوب صرف قلبی الی طاعتك۔

اے دلوں کو پلٹنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ، اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر۔

ہمیں خود اپنے دلوں کا محاسبہ کرنا چاہیے، اپنے نفس کا ہمیشہ محاسبہ کرو، اور دل کو پرکھو جو کام بھی کرو اپنے دل سے پوچھو کہ آپ نے کیا ارادہ کیا؟ کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا ارادہ کیا یا مخلوق کو راضی کرنے کا؟ اپنے

معاملات کو باریک بینی سے دیکھو اور اپنے دل کو پرکھو، اپنے دل کا محاسبہ کرو اور اپنے نفس کو ملامت کرو، میرے دوستو ہمیں اپنے دلوں کے بارے میں پریشان ہونا چاہئے کہ میں قرآن کیوں پڑھتا ہوں اور میں اس سے متاثر کیوں نہیں ہوتا، میں جنت کے متعلق آیات پڑھتا ہوں لیکن متاثر کیوں نہیں ہوتا؟ میں جہنم کے متعلق قرآنی آیات پڑھتا ہوں لیکن متاثر نہیں ہوتا؟ چنانچہ اس جگہ آپ اپنے دل کے لیے ضرور پریشان ہوں اے میرے رب اے اللہ مجھے ڈرنے والا دل عطا فرما ہمارے نبی ﷺ دعا کرتے تھے:

اللهم انی اعوذبك من قلب لایخشع ومن دعاء لا یستجاب ومن نفس لاتشبع۔

یااللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ کی جائے اور ایسے نفس سے جو کبھی سیراب نہ ہو۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

﴿لَوْ أَنزَلْنَا هَـٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ...﴾

اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر اتار دیتے تو آپ اسے دیکھتے کہ اللہ کے ڈر سے خوفزدہ اور ریزہ ریزہ ہو جائے.........۔

ذرا سوچئے یہ مضبوط پہاڑ بھی اللہ کے ڈر سے ریزہ ریزہ ہو جائے لیکن میرا یہ سخت دل اللہ کے قرآن سے بالکل اثر نہیں لیتا جب میدان محشر کی ہولناکیاں جانتا ہے لیکن اثر نہیں لیتا جنت و جہنم کے تذکرے بھی کرتا ہے لیکن متاثر نہیں ہوتا۔

تو اے میرے دوستوں! آپ کی قدر و قیمت اللہ کے ہاں آپ کے دل کے اخلاص پر موقوف ہے اور آپ کے مرتبہ کا دارومدار آپ کے دل کی سچائی اور صفائی پر ہے یہی وجہ ہے کہ کبھی کبھار انسان اللہ کے ہاں اعلیٰ مراتب دل کی صفائی کی وجہ سے اور ہر طرح کے میل کچیل سے محفوظ ہونے کی وجہ سے حاصل کرتے ہیں، اسی وجہ سے ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا کہ "رب عمل صغیر کبرته النية" کہ کبھی عمل تو چھوٹا ہوتا ہے لیکن

نیت کی بدولت یہ عمل بڑا ہو جاتا ہے، اور فرمایا" رب عمل كبير صغرته النية" کبھی کبھار عمل تو بڑا ہوتا ہے لیکن نیت کی وجہ سے وہ چھوٹا ہو جاتا ہے۔

آپ ایک عمل کر رہے ہیں اور یہ عمل آسان ہے ہر ایک کر سکتا ہے لیکن آپ نے اس عمل کو اپنے دل کی صحت نیت اور صفائی کی بنیاد پر اللہ کی رضاء کے لیے خاص کر دیا اور عین ممکن ہے کہ یہ عمل اللہ کے ہاں بڑی عظمت والا اور بہت عظیم ہو جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(حدیث کا معنی یہ ہے) کہ آدمی اگر راستہ سے گزر رہا ہو اور مسلمانوں کے راستہ میں کانٹا دیکھے اور وہ اسے ہٹائے، اپنی ذات کے لیے؟ نہیں بلکہ نیت یہ ہو کہ اس سے میرے مسلمان بھائی کو اذیت نہ ہو، تو اللہ نے کیا فیصلہ فرمایا (باوجود یہ کہ یہ عمل تھوڑا سا ہے اور آسان ہے اور نہ اس کے کرنے میں محنت ومشقت بھی نہیں نہ ہی مال خرچ کرنا پڑا) فرمایا کہ اللہ نے اس کے گناہ معاف فرمائے اور جنت میں داخل کرنے کا فیصلہ کیا جیسا کہ بعض روایات میں وارد ہوا ہے۔

دیکھو میرے دوستوں! عمل تھوڑا ہے لیکن جس چیز نے اس کو اللہ کے ہاں بڑھایا وہ دل کی صفائی اور سلامتی ہے تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے دلوں پر محنت کریں، ہم اپنے نفس سے پوچھیں کہ میں اپنے دل کی اصلاح کی کوشش کر رہا ہو یا نہیں، آپ ہمیشہ سجدے میں اس جملے کو دہرائیں (اللهم اصلح لی قلبی ونیتی۔ یعنی یا اللہ میرے دل اور میری نیت کی اصلاح فرما) اور یہ اویس قرنی کی وصیتوں میں سے ایک وصیت ہے انہوں نے فرمایا کہ:

اذا قمت فادع اللہان یصلح لك قلبك ونيتك

جب آپ (اللہ کے سامنے) کھڑے ہو تو یہ دعا کرو کہ اللہ آپ کے دل اور نیت کو درست فرمائے۔

ہم عبد اللہ بن مبارک کا قول ایک بار پھر ملاحظہ کر لیں انہوں نے فرمایا: (کتنے ہی چھوٹے عمل ہیں جنہیں نیت بڑا بنا دیتی ہے اور کتنے ہی بڑے عمل ہیں جنہیں نیت چھوٹا بنا دیتی ہے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ جہنم کو سب سے پہلے کن لوگوں کے ذریعے بھڑکایا جائے گا وہ تین قسم کے لوگ ہیں ایک قرآن کا قاری جو بڑی عمدہ قرأت کرتا تھا دوسرا شہید اور تیسرا سخی آخر ان سے آگ کو کیوں بھڑکایا جائے گا جبکہ شریعت کی کسوٹی پر تو ان کے اعمال بہت

عظیم اور بہت بھاری ہیں کس چیز نے اس بڑے عمل کو معمولی کر دیا خراب نیت نے انہوں نے یہ عمل اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کے لیے نہیں کیے تھے بلکہ مخلوق میں مقام ومرتبہ حاصل کرنے کے لیے کیے تھے۔ اسی وجہ سے میرے دوستوں میں وصیت کرتا ہوں کہ اعمال القلوب میں کثرت کرو، ایک مرتبہ نہیں بلکہ کم از کم ہر مہینے اگر آپ کروگے تو اخلاص اور صدق یقین توکل علی اللہ، اور اللہ پر حسن ظن نصیب ہوگی، اکثر لوگوں کو ابھی تک اللہ پر حسن ظن نہیں ہے اور وہ اس کو سمجھتے بھی نہیں ہیں، اسی وجہ سے نبی ﷺ نے فرمایا کہ:

ادعوا الله وأنتم موقنون بالإجابة فإن الله لا يستجيب من قلبٍ غافل

تم اللہ تعالیٰ سے اس طرح مانگو کہ تمہیں اس کی قبولیت پر مکمل یقین ہو کیونکہ اللہ غافل دل کی دعا قبول نہیں کرتا، (اس حدیث کی صحت میں علماء کے مابین اختلاف ہے)

بہت سارے لوگ سجدوں میں اللہ کو پکارتے ہیں لیکن ان کے دل اور ان کی دعا مختلف وادیوں میں چکر کاٹ رہے ہوتے ہیں، اور اسی غفلت کی وجہ سے آپ کو دعا میں تاثیر نظر نہیں آئے گی۔

چنانچہ اگر آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو آپ کا دل اللہ کے حضور زندہ ہو اور آپ اللہ سے امید رکھیں اور اللہ کے سامنے خوب گڑگڑائیں اور بار بار دعا مانگیں اللہ کو اپنا دل دکھادیں یہ ضروری ہے جب آپ اللہ کی عبادت کریں تو اسے اپنے دل کی سچائی، اخلاص اور پختگی دکھادیں۔

میرے عزیزو جیسا کہ میں نے کہا کہ ہمیں ہر صبح اور ہر شام اس عنوان کی ضرورت پڑتی ہے کہ ہم اپنے دلوں کے بارے میں فکر مند ہوں اس کی وجہ یہی ہے۔

بشر الحافی جو کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ

"اگر لوگ اللہ کی عظمت کو جان لیں تو نافرمانی سے باز آجائیں"۔

میرے دوستوں اگر ہم اس آسمان اور ستاروں اور اتنی بڑی دنیا کے نظام میں غور وفکر کریں گے تو اللہ کی عظمت دل میں آئے گی جس کی وجہ سے آپ کی زندگی اور دعا نماز اور اخلاق میں خود بخود تبدیلی آئے گی، کیونکہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی عظمت کو سمجھا، اوراس بات کا احساس پیدا کیا کہ اللہ تعالیٰ ہر لمحہ اور ہر جگہ آپ کی نگرانی کر رہا ہے تو اس کی وجہ سے آپ اپنی زندگی کے ہر لمحے کو چاہے وہ بولنا ہو چلنا یا کھانا پینا غرض ہر کام میں اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش اور اس کے غضب وناراضگی سے بچنے کی کوشش کروگے اور کسی بھی لفظ کی ادائیگی سے پہلے سوچوگے کہ کیا یہ لفظ اللہ کو خوش کرے گا یا ناراض؟ اس میں غیبت یا چغل خوری یا مذاق اڑانا یا گالیاں تو شامل نہیں چنانچہ آپ خود کو خاموش رکھنے کی عادت ڈالوگے اور اسی طرح دیگر بہت سارے افعال وتصرفات میں بھی گناہ سے بچوگے۔

میرے دوستوں: جیسا کہ میں نے آپ سے کہا کہ سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ہمارے دلوں میں خالق کی عظمت سے زیادہ مخلوق کی عظمت گھر کرچکی ہے، جیسا کہ آپ بہت سارے وزراء کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے بادشاہ کو ایک ایک ٹکہ کا حساب پورا پورا اور صحیح دیتے ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہوتا ہے کہ اگر ہم نے معمولی سے بھی غلطی کی تو بادشاہ نکال دے گا اور رزق تنگ پڑ جائے گا، اور جس نے یہ سوچا کہ مخلوق اگر ناراض ہو جائے تو رزق تنگ ہو جائے گا تو یہ توحید اور عقیدہ میں خلل ہو گا۔

میرے بھائیو: اچھی طرح سمجھو اور متوجہ ہو جاؤ کہ کسی نے اگر یہ خیال کیا کہ اگر مخلوق مجھ پر غصہ ہو گئی یا ناراض ہو گئی تو میری رزق میں تنگی آجائے گی تو ہم اس بندے سے کہیں گے کہ آپ کے عقیدہ میں خلل ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ﴾

تمہارا رزق اور جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے آسمانوں میں ہے۔

اور دوسری جگہ فرمایا:

﴿وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا﴾

زمین پر کوئی ایسا جانور نہیں ہے جس کے رزق کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے نہ لیا ہو۔

اگر آپ کو ان آیات پر کامل یقین ہوتا تو آپ ان کا دھیان رکھتے لیکن سب سے بڑی مشکل یہی ہے کہ ہم قرآنی آیات کو حفظ تو کرلیتے ہیں اور اس میں بڑے ماہر ہیں لیکن کیا ہم انہیں عملی زندگی میں لاگو بھی کرتے ہیں کیا ہم ان پر کامل یقین رکھتے ہیں؟

جیسا کہ میں نے آپ کے سامنے بادشاہ کی مثال پیش کی کہ جب وہ لوگوں سے کہے کہ جو بھی رات کی آخری تہائی میں میرے پاس آئے تو میں اس کو وہ دونگا جو وہ چاہے، تو ہر ایک آئیگا، اس کا مطلب ہے کہ آپ کے اپنے اندر ہی کوئی کمی ہے۔ آپ کے اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور حسن ظن میں کمی ہے۔ اور یہ سب دل کے اعمال ہیں۔ اللہ کی قسم میرے ساتھیو! مثال کے طور پر نبی علیہ السلام نے فرمایا:

أنّ الشهيد لا يجد من ألم القتل إلا كما يجد من ألم القرصة

شہید کو قتل کرتے وقت ڈنک اور چٹکی کی بقدر تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

یہ حدیث بالکل صحیح ہے لیکن اس کے باوجود بہت سے لوگ یقین کامل نہیں کریں گے اس کا مطلب اصل خرابی ہمارے اپنے دل میں ہے۔

اس درس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم سنیں اور چلتے بنیں اور بس۔ نہیں بلکہ اس درس کا مقصد یہ ہے کہ آپ اپنے دل پر بھرپور توجہ دیں اپنے معاملات پر غور کریں اور اپنے دل کی کیفیات سمجھیں آپ کا دل کس جانب متوجہ ہے مخلوق کی جانب یا خالق کی جانب کس پر بھروسہ رکھتا ہے مخلوق پر یا خالق پر اور یہی سب سے بڑا مسئلہ ہے اور سب سے بڑی مصیبت ہے کہ دل مخلوق پر خالق سے زیادہ توکل کرتا ہے۔

میں آپ کو ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ آپ کو بہت سے لوگ ملیں گے جب ان سے یہ کہیں کہ جہاد پر کیوں نہیں جارہے ہو؟ تو وہ آپ سے کہیں گے میں اپنی اولاد کس کے پاس چھوڑوں کون خیال رکھے گا۔ تو ہم کہیں گے کہ

آپ کی توحید میں کمزوری اور ضعف ہے۔ اللہ تعالیٰ پر حسن ظن کہاں ہے ؟ آپ اللہ تعالیٰ کے لیے نکلے ہو وہی اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کی دیکھ بھال کرے گا۔ اور آپ سے زیادہ ان کی حفاظت اور خیال رکھے گا۔ میرے دوستو ذرا غور کریں اگر ملک کا سربراہ اس سے کہے کہ آپ جہاد میں چلیں جائیں اور آپ کی اولاد کی حفاظت اور خیال میں کرونگا۔ اور اپنے محل میں ان کو اپنے ساتھ ٹھہراؤں گا اور کسی چیز کی بھی ان کو ضرورت پڑے تو میں اس کو پورا کرونگا تو یہی انسان جہاد کرنے جائیگا اور اس کا دل خوش اور مطمئن ہو گا کیوں !۔۔۔؟

آپ کو بادشاہ اور رئیس نے صرف یہ کہا کہ آپ کی اولاد میرے ساتھ محل میں ہونگے اور میں ان کی حفاظت کروں گا اور جو مانگیں گے دوں گا تو جہاد کے لیے چلے گئے۔

اب ہم یہی کہیں گے کہ بھائی آپ کے عقیدے میں خرابی ہے۔ اللہ تعالیٰ پر اعتماد نہیں اور نہ اچھا گمان ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ مخلوق پر اعتماد اور بھروسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ الکریم مالک عرش عظیم سے دعا ہے کہ ہمارے دلوں کو راہ راست پر لائے اور عیوب کی اصلاح کریں۔

وآخردعوانا ان الحمدلله رب العالمين وصلى الله وسلم وبارك على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کہ ہم ایک ایسی قوم ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی بدولت عزت دی تو ہمیں ہر گز کسی اور سے عزت طلب نہیں کرنی چاہیے۔

☆☆☆☆



مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان
Website: http://www.muwahideen.co.nr
Email: salafi.man@live.com